والواشمة والمستوشمة (مسلم ' عن ابن عمر' کتاب اللباس' ترمذی ' ابواب الادب' ابوداؤد ' کتاب الترجل)۔''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بال جوڑنے والیوں اور جڑوانے والوں پر لعنت فرمائی''۔ البتہ انسانی بالوں کے علاوہ کسی دوسری چیز سے بنے ہوئے مصنوعی بال جوڑنے کی گنجایش موجود ہے۔ آپ نے جس صورت کے بارے میں سوال کیا ہے اگر اس میں جھلی اور بال کسی درخت وغیرہ سے بنائے گئے ہیں تو ان کا استعمال جائز شمار ہوگا۔ ایسی صورت میں غسل میں جہاں تک پانی پہنچایا جاسکتا ہو پہنچایا جائے۔ فتاویٰ عالم گیری میں ہے کہ ''عورت کے لیے اس میں حرج کی بات نہیں ہے کہ وہ اپنے بالوں کی مینڈیوں میں پشم کی کوئی چیز جوڑے''۔ (الفتاویٰ الھندیة ' کتاب الکراھیة' الباب التاسع عشر' ج ۴' ص ۱۱۴)

اصطلاح میں غسل کے معنی بدن کو دھونا ہے اور اس کا اطلاق بدن کے ظاہر اور باطن پر ہوتا ہے۔ سوائے اس صورت کے کہ جس میں پانی کا پہنچانا ناممکن یا مشکل ہو جیسا کہ بحرالرائق میں ہے: ''غسل سوائے کسی تکلیف کے حتی الوسع تمام جسم پر پانی بہانا ہے''۔

اس لیے جو مصنوعی غیر انسانی بال سرجری کے لیے سر میں پیوست ہو چکے ہیں اور جسم کا حصہ بن چکے ہیں' اگر غسل کی صورت میں پانی سر تک نہیں پہنچتا بلکہ مصنوعی جھلی تک پہنچتا ہے تو غسل یا وضو ہو جائے گا۔ البتہ جن بالوں کو سر سے جدا کیا جاسکتا ہے ان کو غسل کے وقت جسم سے جدا کیا جائے اور سر تک پانی پہنچایا جائے' اس کے بغیر غسل یا وضو نہ ہوگا۔ واللہ اعلم! (مولانا عبدالمالک)

وی سی آر اور ڈش انٹینا کا کاروبار

س: میں ایک دکان میں بطور ملازم کام کرتا ہوں۔ دکان کا کاروبار ٹی وی' وی سی آر' ٹیپ ریکارڈر اور ریڈیو کے پرزوں پر مشتمل ہے۔ بعض مقامی علما اس کاروبار کو جائز نہیں سمجھتے۔ کچھ دوست بھی نکتہ چینی کرتے ہیں۔

ج: ٹی وی' ریڈیو' وی سی آر' ڈش انٹینا اور وڈیو وغیرہ جدید زمانے کے ذرائع ہیں۔ یہ جدید آلات ہیں۔ ان سے قرآن پاک کی تلاوت اور دیگر اسلامی پروگرام بھی دیکھے جاسکتے ہیں۔ اس لیے اس شعبہ میں کام کرنا برا نہیں۔ اس وقت اقتدار لادینوں کے پاس ہے اور وہ ان آلات کے ذریعے بے حیائی اور فحاشی و عریانی کی ترویج و اشاعت کا کام کرتے ہیں۔ وہ اس کے خود ذمہ دار ہوں گے۔ اس لیے کاروبار محض اس وجہ سے حرام نہیں ہوگا کہ یہ آلات فحاشی پھیلانے کے ذرائع ہیں۔ آپ اگر ان آلات کی مرمت کا کام کرتے ہیں تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ جس طرح ایک دکان دار چھری' چاقو اور اسلحہ فروخت کرتا ہے تو یہ جائز کاروبار

ہے۔ اگر کوئی شخص چھری' چاقو کو قتل کرنے کے لیے استعمال کرے گا تو اس کا ذمہ دار وہ خود ہوگا' دکان دار نہیں۔ اس لیے آپ جو کام کر رہے ہیں اسے کر سکتے ہیں۔ واللہ اعلم! (ع - م)

چند متفرق مسائل

س : ۱- امریکہ میں میرے ایک بھائی نے ایک دن برگر کھالیا۔ بعد میں معلوم ہوا کہ اس میں جھٹکے کا گوشت تھا۔ ان کے ایک دوست نے کہا کہ یہ حرام نہیں ہے۔ کیا یہ کھانا حرام ہے؟

۲- بسنت' ماؤں کا دن' باپوں کا دن وغیرہ منانا اسلام کی رُو سے جائز ہے؟

۳- آج کل بازار میں فلالین کی ایسی قمیصیں مل رہی ہیں جن کے ساتھ پاجامہ ہوتا ہے' یہ تنگ نہیں ہوتے۔ کیا ان کا استعمال درست ہے؟

۴- باہر آنے جانے کے لیے برقع لیا جائے' جب کہ تعلیمی ادارے اور صرف لڑکیوں کی موجودگی میں گلے میں دوپٹا لیں' کیا یہ درست ہے؟

۵- اگر ایک ادارے کی بہت فیس ہو' اس کے طلبہ کو لائبریری سے رسالہ درکار ہو' یا کوئی پودا پسند آئے تو کیا لے سکتے ہیں' جب کہ اجازت لینے کی بھی جرأت نہ ہو؟ اسی طرح خالہ' ماموں' چچا کے گھر سے بھی چیز لی جاسکتی ہے؟

۶- گرمیوں میں گرمی ناقابل برداشت ہوتی ہے۔ کیا کوئی لڑکی صرف لڑکیوں کی موجودگی میں ایسی چھجے والی ٹوپی پہن سکتی ہے جس کا پرنٹ رنگ بالکل لڑکیوں والا ہو؟ ویسے تو مردوں کی سی چیزیں حرام ہیں مگر ایسی ٹوپی جو کوئی مرد نہ پہن سکے' اس میں بھی حرج ہے؟

۷- کیا ابروؤں کے درمیان کے چند بال ختم کیے جاسکتے ہیں؟

ج : ۱- برگر میں جھٹکے کا گوشت ہو تو اس کا کھانا حلال نہیں ہے۔ جو شخص کہتا ہے کہ جھٹکے کا گوشت حلال ہے اس کی بات صحیح نہیں ہے۔

۲- بسنت اور اس جیسے تہوار یہودیوں' ہندوؤں اور عیسائیوں کے رسوم و رواج ہیں۔ ان میں وقت کا ضیاع اور خلاف اسلام عقائد کی آمیزش ہے۔ ان کا منانا کفار کی جاری کردہ تفریحات میں اُلجھ کر اپنے قیمتی وقت کو ضائع کرنا ہے۔ ایسے رسوم و رواج اور کھیل جو اسلام کے منافی نہ ہوں ان کی بھی صرف اس وقت اجازت ہے' جب کہ ان میں دینی اور دنیوی فائدہ ہو۔

۳- خواتین کو ایسا لباس استعمال کرنا چاہیے جس سے مردوں کے ساتھ مشابہت نہ ہو۔ لباس کو دیکھ کر